



لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سد اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، جو مسلمان خود دیکھ گا یا اس کے لیے (کسی دوسرے کو) دکھایا جائے گا خیردار رہو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجد کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا، (اس وقت) لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے آپ نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سد اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، جو مسلمان خود دیکھ گا یا اس کے لیے (کسی دوسرے کو) دکھایا جائے گا خیردار رہو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجد کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، اس میں اپنا رب عزوجل کی عظمت بیان کرو اور جہاں تک سجد کا تعلق ہے، اس میں خوب دعا کرو، یہ اس لائق ہے کہ تمہارے حق میں قبول کر لی جائے“

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے]

آپ ﷺ نے وہ پردہ اٹھایا، جو آپ کے گھر کے دروازے اور دیوار پر لٹک رہا تھا، لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفوں میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنی بیماری کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکتے تھے آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں آپ نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سد اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں“ یعنی آپ کی موت اور وحی کے منقطع ہونے کے بعد نبوت کے مبشرات میں سد اب صرف سچے خواب باقی رہیں گے، جسے اللہ ایمان دیکھتے ہیں، خوش خبری حاصل کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور ان کی ثابت قدمی میں اضافہ ہوتا ہے خوابوں کا نبوت میں سد ہونا اس لیے ہے کہ ابتداً نبوت میں آپ کے خواب دیکھا کرتے تھے، جو صبح کی روشنی کی طرح واقع ہوا کرتے تھے چنانچہ یہ آپ کی نبوت کے اجزا میں سد ہے ”إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ“ مبشرات سے تعبیر کرنا اکثر اور غالب کے اعتبار سے ہے ورنہ کچھ خواب اللہ کی طرف سے ڈرانے کے لیے بھی ہوتے ہیں وہ سچے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ مؤمن کو دکھاتا ہے؛ تاکہ وہ اس سے پہلے اس کی تیاری کر لے لہذا سچے خواب یا تو مؤمن کے لیے خوش خبری ہوتے ہیں یا اسے غفلت سے بیدار کرنے کے لیے ہوتے ہیں ”بَرَاہَا الْمُسْلِم، أَوْ تُرَى لَهُ“ یعنی مسلمان خود دیکھے یا کوئی اور دیکھے ”بلاشبہ مجھے رکوع اور سجد کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے“ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو رکوع اور سجد کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنے سے روکا ہے، جس چیز سے اللہ کے رسول کے کو روکا جائے، وہ اصل میں اس لیے ہے کہ امت آپ کی اتباع کرے، ہاں اگر آپ کے ساتھ خاص ہونے پر دلیل موجود ہو، تو امت کے لیے اتباع ضروری نہیں ہے اس وقت ہے کہ جب رکوع اور سجد میں قرآن کی تلاوت کا ارادہ ہو، اگر دعا کا ارادہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے حدیث میں ہے ”وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا تَوَى“ یعنی ہر شخص کے لیے وہی ہے، جس کی اس نے نیت کی ہے رکوع اور سجد میں تلاوت قرآن سے روکنا شاید اس لیے ہے کہ یہ ذلت اور عاجزی کی حالتیں ہیں، مزید یہ کہ سجد زمین پر ہوتا ہے، اس حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا مناسب نہیں ہے ”جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، اس میں اپنے رب عزوجل کی عظمت بیان کرو“ یعنی رکوع کی حالت میں سبحان ربی العظیم اور اس طرح دوسری تسبیحات اور تمجیدات پڑھو، جن کا رکوع میں پڑھنا منقول ہے ”جہاں تک سجد کا تعلق ہے، اس میں خوب دعا کرو“ یعنی نمازی کو سجد کی حالت میں زیادہ دعائیں مانگنا چاہیے، اس لیے کہ اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں صحیح مسلم کی روایت میں آپ کے ساتھ ثابت ہے: ”بندہ اپنے رب سے سب سے قریب سجد کی حالت میں ہوتا ہے، اس لیے سجد میں زیادہ دعائیں مانگا کرو“ تاہم سبحان ربی الاعلیٰ کے ساتھ دعائیں مانگی جائیں؛ اس لیے کہ یہ مانگنا واجب ہے ”یہ اس لائق ہے کہ تمہارے حق میں قبول کر لی جائے“ یعنی

سجدہ میں تمہاری دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے اس لیے کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب سے سب سے قریب ہوتا ہے، سجدہ لمبی اور بکثرت دعا کرنے کا مقام ہے، جب انسان اکیلا نماز پڑھے یا ایسے لوگوں کے ساتھ پڑھے جو طوالت پسند کرتے ہوں

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/10922>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

